سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

# نماز۔اہمیت اور خاصیتیں

**نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلوٰۃ ان الصلوۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر ولذکراللہ اکبر واللہ یعلم ماتصنعون** (سورۃ العنکبوت)

ترجمہ: (اے پیغمبر) اللہ کی طرف سے آپ کو جو کتاب وحی (کے ذریعہ) دی گئی ہے پڑھا کریں اور نماز کو اہتمام سے پڑھا کریں بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے اپنے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔ **وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رجل اللنبی ﷺ ان فلانا یصلی فاذا اصبح سرق قال سینھاہ مایقول** ترجمہ: حضرت جابرؓ حضور ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں شخص (رات) کو نماز پڑھتا ہے' پھر صبح کے وقت چوری کرتا ہے' حضورؐ نے فرمایا۔اس کی نماز اس کو اس کے اس برے کام سے عنقریب روک دے گی۔

**نماز اسلام کا اہم ستون:** اسلام کے اہم ستون نماز کا بیان گزشتہ جمعہ بھی کر چکا ہوں جس کی ابتداء میں آیت و حدیث تلاوت کی مگر وقت کی کمی کی وجہ سے تفصیلی ذکر نہ ہو سکا جس کا خلاصہ یہ کہ حضورؐ کے توسط سے امت کو تلقین کرتے ہوئے رب کائنات نے سختی سے نماز کی پابندی کا حکم دیا' قیامت اور موت کے آنے سے پہلے اللہ کی راہ میں انفاق اور اعمال حسنہ پر کاربند رہ کر ان امور خیر میں تاخیر سے منع فرما کر انسان کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ اس وقت یعنی موت و قیامت کا انتظار کئے بغیر اپنے عمر قلیل کو دین کے رنگ میں رنگا جائے کیونکہ اس وقت پھر نہ کوئی نیکی کارگر ثابت ہوگی اور نہ کسی بڑی قوت سے دوستی اللہ کے عذاب سے بچا سکے گی۔ ذکر کردہ حدیث کا مفہوم یہ کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان پڑھنے والی نماز میں اس ہفتہ کے دوران انسان سے سرزد ہونے والے گناہوں کے ختم کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔لیکن جیسے کہ گزشتہ جمعہ کو عرض کیا تھا وہ گناہ مراد ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہو' حق العبد تو جب تک وہ بندہ جس کا حق ضائع کیا گیا ہو اس کو ادا نہ کرے یا معاف نہ کرائے ان کا ختم ہونا ناممکن ہے۔

**نماز کی خاصیتیں:** آج کی تلاوت کردہ آیت وحدیث مبارکہ کا نچوڑ یہ ہے کہ نماز اپنی خاصیت کے اعتبار سے نماز پڑھنے والے کو گناہوں سے روک دیتی ہے اور کیوں نہ روکے گی جبکہ نماز کا ہر ہر رکن انسان کے روحانی قوتوں میں نکھار

پیدا کر کے شیطانی قوتوں کو کم کرنے میں نسخہ اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی نفسانی و شیطانی خواہشا۔۔۔نی دشمن کی صورت دھار کر اسے گناہوں کے اندھے گڑھے میں گرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔نماز کے تمام ارکان جو کہ رحمانی قوتوں پر مشتمل ہوں جب ان کا غلبہ ہو تو یقینی بات ہے شیطانی سازشوں کو شکست کا سامنا کر کے ان میں ضرور کمی آئے گی۔آیت کریمہ میں تین عبادات مذکور ہیں: (۱) تلاوت (۲) نماز (۳) اللہ کا ذکر۔نماز ایسی عظیم الشان عبادت ہے کہ اس میں یہ تینوں اعمال انتہائی خوبصورت انداز میں موجود ہیں۔قرآن کی تلاوت سے دل ایمانی قوت سے منور و معمور ہوگا' ایک ایک حرف پر دس دس اجور وثواب اور اگر اس کے معنی ومفہوم پر غور کرنے کی ہمت وصلاحیت حاصل ہو تو ایمان افروز' اور عقیدہ میں پختگی لانے والے رموز واسرار' معارف اور حقائق کے انعام واکرام سے بھی مالا مال ہونا انشاء اللہ یقینی ہے (۲) اور نماز اللہ کے حکم کی پابندی' عبادت کے ساتھ ساتھ خالق ومخلوق' عابد ومعبود کے درمیان رابطہ قائم کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے' یہی وجہ ہے کہ شرائط اور خضوع وخشوع سے پڑھی ہوئی نماز پر الصلوۃ معراج المؤمن کا اطلاق فرمایا گیا ہے۔(۳) جہاں تک ذکر اللہ کا تعلق ہے اس کے ایک ایک جزء اور رکن میں اللہ کی یاد بدرجہ اتم موجود ہے' پھر ایسی عبادت کیونکر گناہوں سے روکنے والی نہ ہو۔

رب کائنات کے فرمان کے مطابق نماز کی خاصیت یہ کہ نمازی کو گناہوں سے روک دیتی ہے' جبکہ ہم میں اکثر نمازیوں کی حالت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے باوجود گناہوں میں کمی اور اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔اکابر علماء اور مفسرین نے اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔محترم سامعین! آپ کو ہمیشہ بار بار عرض کرتا ہوں کہ بیماری کی دو قسمیں ہیں ایک جسمانی' دوم روحانی۔جسمانی بیمار تو جسم کے تکالیف مثلاً بخار' درد وغیرہ کی اصلاح کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے ہیں۔یہ بھی یاد رکھیں کہ ان دنیاوی امراض میں بعض تکالیف کے ساتھ بے شمار فوائد بھی موجود جبکہ بیماری کی دوسری قسم جن سے مراد معاصی' مالک وخالق حقیقی کے احکامات سے روگردانی ہے اس کی دوائی اور علاج سے ہم بے پرواہ رہتے ہیں' جس طرح جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے حکماء اطباء سے ادویہ تجویز کئے جاتے ہیں' جن کا استعمال ایک خاص مقدار' مدت' بیماری کو بڑھانے والے اشیاء کے پرہیز ودیگر شرائط سے مقید کی جاتی ہیں۔مگر حکیم وطبیب کی ہدایات میں ذرہ برابر کمی' زیادتی' افراط' تفریط مریض کو فائدہ تو کیا اکثر نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔

یہی صورتحال گناہوں جو کہ خطرناک اور سراسر نقصان پر مبنی ہیں کے ہوتے ہوئے فوائد کا تصور بھی ناممکن ہے کے علاج کے لئے رب کائنات اور پیغمبر ﷺ نے ادویہ مقرر فرمائے ہیں۔ان دو دواؤں کو اللہ کے بتائے ہوئے اصول وقواعد کے مطابق روبعمل لانے کے بعد یقیناً گناہوں کے اندھے کنویں سے بچا جا سکتا ہے۔اللہ ورسول ﷺ کے بتائے ہوئے علاج میں نہ صرف آخرت بلکہ دنیا کے لاتعداد فوائد موجود ہیں۔اسلام کے بنیادی اور اہم رکن نماز میں یقیناً گناہوں سے روکنے کا اثر بلکہ اس سے بڑھ کر ہزاروں اور بھی دنیوی واخروی فوائد موجود ہیں۔مگر شرط یہ کہ اس

لئے کو رب العالمین کے بتائے ہوئے اصول وہدایت کے مطابق استعمال کیا جائے۔ اب یاد رکھیں نماز کی ادائیگی میں ایک اساسی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ اس کی ادائیگی انتہائی خشوع وخضوع سے ہو تب انسان میں وہ اوصاف پیدا ہوں گی جن کا ذکر خطبہ کے ابتدائی آیت میں ہوا۔ قرآنی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خشوع کے بغیر نماز کو نماز کہنا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون (سورۃ المؤمنون)

ترجمہ: ''کامیاب ہوئے (وہ) ایمان والے جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں''

دوسری جگہ ارشاد ہے: وانھا لکبیرۃ الا علی الخشعین (سورۃ بقرہ)

ترجمہ: بیشک وہ (نماز) البتہ بڑی (یعنی بارگراں) ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے (ان پر مشکل نہیں)۔

**خشوع کا معنی:** خشوع کا معنی کسی کے روبرو خوف وہیبت اور اپنے آپ کو حقیر سمجھتے ہوئے پیش کرنا ہے۔ اصل خشوع دل کا ہے۔ اعضائے جسم کا خوف، ہیبت وغیرہ کا لانا دل کے خشوع کے تابع ہے۔ یعنی ایسا انداز اختیار کرنا کہ سر جھکا ہو، دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر با ادب کھڑا۔ نظر نماز میں جہاں جہاں مرکوز کرنا ہوتی ہے وہاں لگی رہی۔ ہاتھوں اور اعضائے جسم کے بلاضرورت حرکت دینے سے اپنے آپ کو محفوظ، دل مکمل طور پر اول سے آخر تک اللہ کی طرف متوجہ ہو کر مالک الملک سے بات چیت کر رہا ہو، کئی طالبانِ اصلاح اپنے روحانی اصلاح کے لئے بزرگان دین وصوفیائے کرام کی طرف رجوع کر کے ان سے اپنے اصلاح کیلئے روحانی دوا کے طلبگار رہتے ہیں، صوفیاء کرام ان کے حالات کے مطابق مختلف معمولات واذکار کی تلقین فرما کر اس کے ساتھ گناہوں جیسے جسمانی علاج کے اصطلاح میں پرہیز کہا جاتا ہے پر بھی زور دیتے ہیں۔ اگر اپنے مصلح کے بتائے ہوئے معمولات پر ان اصولوں کے مطابق عمل کرتا رہے تو ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ مرید راہ راست پر آکر اپنی مراد کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہی صورتحال نماز کی بھی ہے، خشوع وخضوع والی نماز پر مواظبت کرنے سے روحانی مریض کو خود بخود اندازہ ہو جائے گا کہ عرصہ دراز سے برائیوں میں گرفتار فرد کی بدی اور برائیوں کا کس عجیب انداز سے ازالہ بتدریج ہو رہا ہے۔

**نماز کی ادائیگی:** اب آیئے ہماری نمازوں کی طرف اسکی ادائیگی ہم کس کیفیت سے کر رہے ہیں۔ اول تو سب سے پہلے نماز کی لازمی شرط طہارت میں فرائض وسنن اور مستحبات کا علم ہی نہیں، اگر بالفرض خوش قسمت دوستوں کو علم ہے تو وضو کرتے وقت لاپرواہی برتتے ہیں، پھر جب نماز شروع کر دیتے ہیں، جماعت سے ادائیگی کا موقع ہو تو سب کچھ امام کے ذمہ ڈال کر کبھی یہ تصور نہیں کیا کہ ہم احکم الحاکمین کے حضور میں کھڑے ہیں۔ دنیا کے قسم قسم کے مسائل میں ہمارا دماغ اور دل ڈوب جاتا ہے، امام کے اچانک رکوع کرنے سے ہم بھی جھک جاتے ہیں گویا ہمارا جھکنا اور اٹھنا اور ایک رکن سے دوسرے رکن کو منتقل ہونا امام کی تکبیر پر موقوف ہے۔ کبھی یہ غور نہیں کیا کہ امام نے کیا پڑھا ہے۔ اس کا مطلب مفہوم کیا ہے۔ فاتحہ وتلاوت قرآن کا ہم نہ غور وفکر کرتے ہیں، نہ زبان ودل میں موافقت، زبان سے جو کچھ کہہ رہے

ہیں۔ یا سنایا جارہا ہے اس سے دل بے خبر اور دل میں جو خیالات وتصورات موجزن ہیں ان سے زبان لاتعلق ہے' نماز میں ہاتھ پاؤں بلاضرورت ہر طرف گھوم رہے ہیں کبھی ناک میں انگلی داخل کرتے ہیں تو کبھی بلاضرورت اور عبث انداز میں کان وسر میں کھجلی کرنے لگ جاتے۔ فقہاء نے اتنی احتیاط کی کہ یہ تک بتادیا کہ قیام میں نظر کہاں رکھنی ہے' رکوع' سجود اور قعدہ میں نظر کہاں رکھنی چاہیے۔ ہم قیام میں جہاں تک نظر کی رسائی ہو ان مناظر کے مشاہدہ میں مصروف ہیں۔ دائیں بائیں حتیٰ کہ پیچھے بھی اپنی نظر کو گھمانے سے اپنے آپ کو محروم نہیں رکھتے۔ کان امام کے قرأت تک محدود رکھنے کی بجائے دور دور کی باتیں بھی سننے کی فضول کوشش سے بھی اپنے آپ کو نہیں بچاتے۔ نماز میں شرط یہ ہے کہ جو الفاظ منہ سے ذکر ہوں صرف آٹو میٹک اور یاد سے نہ نکلیں بلکہ ہر لفظ مستقل ارادہ سے منہ سے پڑھا جائے ' جب ارادہ کرکے ہر لفظ پڑھے تو لازمی بات ہے کہ پھر فضول خیالات کا آنا خود بخود بند ہو جائے گا۔ ہم میں سے کئی دوست تو نماز کے ارکان کی رعایت سے زیادہ اپنے لباس کو مٹی وغبار سے بچانے کی سعی میں مصروف رہتے ہیں۔

**حضرت والد صاحبؒ کی حکایت:** حضرت والدی وسیدیؒ اپنے وعظ میں واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک ظاہری اہتمام اور لزوم سے جماعت میں شرکت کرنے والے دکاندار سے ایک دفعہ نماز باجماعت فوت ہوئی اس کا بہت زیادہ رونا دھونا اور آہ وزاری دیکھ کر لوگ اس کے باجماعت نماز پڑھنے پر عش عش کرنے لگے کہ کیسا نیک بخت اور جماعت سے نماز پڑھنے کا شوقین مسلمان ہے کہ ایک ہی جماعت فوت ہونے پر کس قدر پریشان ونادم ہے۔ اس دکاندار نے جب لوگوں کی یہ باتیں سنیں تو کہنے لگا مجھے جماعت کے فوت ہونے سے اتنا افسوس نہیں بلکہ ایک اور مشکل میں پھنس گیا ہوں۔ ایک جماعت اور دوسرے جماعت کے درمیان میں جتنا کاروبار کرتا نقد ہوتا یا قرض۔ کاروبار کے وقت تو مجھے حساب کتاب کا وقت نہیں ملتا۔ جب امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوتا وہ سارا جمع خرچ میں اسی دوران دل میں کرلیتا۔ نہ مجھے کچھ پڑھنے کی ضرورت تھی نہ تکبیرات کی' تمام ذمہ داری امام کی تھی' خود کار طریقہ سے اٹھک بیٹھک کرتا۔ جماعت فوت ہونے پر اب جب اکیلے نماز پڑھوں گا سب کچھ مجھے خود کرنا ہوگا۔ میرے حساب وکتاب کا وقت مجھ سے ضائع ہوا۔ اب مجھے اس کے لئے مستقل وقت دینا ہوگا۔ جبکہ اب میرے پاس دو جماعتوں کے درمیان جو دکانداری ہوئی امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے وقت کے مناسب وقت جمع تفریق کیلئے مجھ سے فوت ہوا اس کیلئے اب مستقل وقت دو کانداری کے اوقات میں سے نکالنا ہے جس سے میرا وقت ضائع ہوگا۔ اندازہ کریں جب نماز جیسا اہم لمحہ دکانداری کیلئے مختص ہو جائے اس میں بھی وہی ناپ تول، پیمائش اور دنیاداری کا تصور۔ تو کیسے رب کے بتائے ہوئے نسخہ اکسیر سے ہمارے گناہوں میں کمی آئے گی۔ یہ سب کارستانی شیطان کی ہوتی ہے جس نے مسلمان کے راہ راست پر چلنے اور اس کے عبادات میں سے اصل روح اخلاص، تقویٰ، خشوع وخضوع ختم کرنے کی قسم اٹھا رکھی ہے' ایسے موقع پر مسلمان کی آزمائش ہے کہ وہ شیطان کے بتائے ہوئے فضول اور لاحاصل تصورات کا شکار ہو کر اپنے

عبادت کو جسد بلاروح بنانے میں اس کی اطاعت کرتا ہے یا رب کائنات کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق عبادت ادا کر کے اپنے لئے نجات کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔شیطان تو کسی موقع پر مسلمان کو راہ راست سے روکنے سے تھکتا نہیں،وہ اپنا ہر حربہ جو اس کے بس میں ہو استعمال کرتا ہے۔

اذان نماز کی ابتدائی تیاری: نماز کے ابتدائی تیاری اذان سے ہوتی ہے مسلمان کا یہ ازلی دشمن اسی وقت اپنی خباثت شروع کر دیتا ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے:عن ابی هریرة أن رسول الله ﷺ قال إذا نودی باالصلوٰة ادبر الشیطان وله ضراط حتی لایسمع التاذین فاذا قضی النداء أقبل حتی إذا ثوّب باالصلوٰة أدبر حتی إذاقضی التثویب أقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه ویقول أذکر کذا أذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لایدری کم صلیٰ. (رواه ابی داؤد) ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جب نماز کے لئے اذان شروع کی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے(اس حالت) میں کہ اس سے آواز کے ساتھ ہوا خارج ہوتی ہے(یہ اس لئے) کہ اسے اذان سنائی نہ دے ،اذان کے ختم ہونے پر پھر واپس آجاتا ہے جب نماز کیلئے اقامت شروع ہوجاتی ہے پھر وہاں سے دوڑتا ہے جب اقامت ختم ہوجائے پھر واپس پہنچ جاتا ہے پھر نمازی کے دل میں قسماقسم نت نئے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اسے کہتا ہے فلاں بات کو یاد کر،فلان بات کو یاد کر(جو اس سے پہلے) اسے یاد نہیں ہوتی (ان عبث خیالات میں مصروفیت کی وجہ سے) نمازی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنے (رکعات) نماز پڑھی ہے۔آپ غور کریں کہ لعین شیطان پر اذان کے کلمات جو اللہ کے وحدانیت،شہادۃ رسالت اور دعوت الی الصلوٰۃ والفلاح پر مشتمل ہیں اتنے ناگوار اور ناقابل برداشت ہوتے ہیں کہ ان کلمات کے سننے سے بچنے کیلئے تیز آواز سے گوز مارتا ہے کہ ان جملوں کو سن نہ سکے،صرف اس پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ نماز پڑھنے والے کی نماز کو صرف ظاہری نماز کی شکل دیکر اس کی حقیقت غرض ثواب اور قبولیت تک کو ختم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے،حالانکہ نماز کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:"لو علم المصلی من یناجی ماالتفت" ترجمہ:اگر نمازی یہ جان لے(یقین ہو) کہ کس کے ساتھ سرگوشی کررہا ہوں وہ (اللہ) کے علاوہ کسی اور کی طرف توجہ نہ دیتا۔

نماز ذریعہ مناجات: نماز دراصل رب العالمین اور نمازی کے درمیان سرگوشی (راز و نیاز) کا سلسلہ ہے۔دنیا ہی کو لیجئے اگر دو افراد آپس میں راز و نیاز کی گفتگو اور سرگوشی میں مصروف ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہو تو اخلاق،عرف،تہذیب کے خلاف سمجھتے ہیں۔تو مالک الملک سے مناجاۃ شروع ہو اور اللہ کے بجائے تصور وخیال دوسرے طرف منتقل ہوجائے تو وہ کیا نماز ہوئی اور اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے پھر ہم ایسے نماز اور اس کے اجر و ثواب کے روادار ہوں گے؟ نماز تو وہ ہے جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:عن عقبة بن عامرؓ أن

رسول اللہ ﷺ قال مامن احد یتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی رکعتین یقبل بقلبه ووجهه علیهما إلا وجبت له الجنة(رواہ ابی داؤد) ترجمہ' حضرت عقبہ بن عامر حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے (یعنی فرائض، سنن، مستحبات کا اہتمام کرے) پھر دو رکعت اس حالت میں پڑھے کہ دل نماز کی طرف متوجہ ہو اور ظاہر یعنی اعضاء بھی سکون سے ہوں تو اس کیلئے یقینی طور پر جنت لازم ہو جاتی ہے'' گویا نماز کی قبولیت اور اس پر جنت کا حاصل ہونا تب ہے جب نماز میں دنیا و مافیہا سے مکمل انقطاع اور دل میں عزم مصمم ہو کہ جو کچھ الفاظ میرے زبان سے صادر ہو رہے ہیں رب العالمین کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے براہ راست میں مخاطب ہوں، دل کیساتھ' یہی وہ کیفیت ہے اگر نماز اس حال میں ادا کی جائے تو حتمی طور پر اس سے معاصی اور فحشاء کا خاتمہ ہوگا ورنہ اگر نمازی رٹے ہوئے الفاظ وحرکات پر تلفظ اور عمل تو کر رہا ہے مگر ذہن دنیا کے اگلے پچھلے واقعات پر غور و فکر میں مبتلا ہے تو بقول آنحضرت ﷺ عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال اللہ مقبلاً علی العبد فی صلوته مالم یلتفت فاذا صرف وجهه إنصرف عنه(رواہ نسائی) ترجمہ: حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ اپنے بندے کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹالیتا ہے تو اللہ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹالیتے ہیں۔

**ہر نماز گویا آخری نماز ہونی چاہیے:** نبی رحمت اور بزرگان دین نے نماز میں خشوع حاصل کرنے کیلئے کئی طریقے اختیار کرنے پر زور دیا ہے سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے: وفصلِ صلوة مودّع (ہر نماز یہ سوچ کر پڑھنا چاہئے) کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے کسی فرد کو اپنی موت کا حتمی وقت معلوم نہیں۔ چلتا پھرتا آدمی لمحوں میں اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پہلے سے نہ کسی بیماری کا وجود اور نہ کسی کے وہم وگمان میں موت کا واقع ہونا ہوتا ہے۔ پھانسی گھاٹ میں پھانسی کے منتظر آدمی کو کہا جائے کہ دس منٹ بعد تمہیں سولی پر چڑھانا ہے اگر زندگی کے آخری دو رکعت پڑھنا چاہتے ہو پڑھ سکتے ہو۔ جس عجز و انکساری سے وہ نماز پڑھے گا اس کا اندازہ اسی کو ہوگا یہی کیفیت ہر نماز میں انسان اپنے اوپر حاوی کردے کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے تو پھر سوال پیدا نہیں ہوتا کہ اس کے خشوع میں کمی آکر اپنے مالک حقیقی سے رابطہ کٹ جائے۔ یہ سلسلہ مرحلہ وار ہر نماز میں جاری رہے تو ایک وقت ایسا بھی آجائے گا کہ لامحالہ تمام خیالات واوہام کا سلسلہ بند ہو جائیگا اور نہ ذہن دنیاوی امور کی طرف منتقل ہوگا۔ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ کہ ہماری نماز تو صرف شکل وصورت نماز کی ہے ہم شاعر کے اس شعر کے مصداق بن گئے:

ع رہ گئی رسم اذان روح بلالی نہ رہی ____ اگر آج ہم نے اپنی نمازوں کو اس کی روح اور حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم اجمعین کے طرز اور طریقوں پر پڑھنی شروع کریں تو آخرت کے بہترین نتائج، گناہوں سے بچنا اور دنیوی فوائد کا حصول جس کا بیان انشاء اللہ آئندہ کروں گا یقینی ہو جائے گی۔ رب کائنات مجھے اور آپ سب کو نماز جیسی عظیم الشان عبادت صحیح طریقہ سے ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمادیں آمین۔